REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم    نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم    وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP—3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷

شمارہ ۳

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۹ر صفر ۱۳۹۸ ہجری    ۱۹ر صلح ۱۳۵۷ ہش    ۱۹ر جنوری ۱۹۷۸ء

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ر صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۳ر تا ۱۰ر جنوری ۱۹۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کو فلو وغیرہ کی تکلیف چل رہی ہے"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۶ر صلح (جنوری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع جملہ درویشانِ کرام خیر و عافیت سے ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو تاحال کمزوری کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل نازل فرمائے اور سب افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین ÷

# یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے

## پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر اور فخر نہ کرے!

### ارشاداتِ عالیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام

"درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بد اخلاقی۔ کبر۔ ریا وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ اور یہ موادِ ردّیہ جل نہیں سکتے جب تک معرفت کی آگ اُن کو نہ جلائے۔ جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے وہ ان اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگتا ہے اور بڑا ہو کر بھی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے۔ اور اپنی ہستی کو کچھ حقیقت نہیں پاتا۔ وہ اس نُور اور روشنی کو جو انوارِ معرفت سے اُسے ملتی ہے۔ اپنی کسی قابلیت اور خوبی کا نتیجہ نہیں مانتا۔ اور نہ اُسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے بلکہ وہ اُسے خدا تعالیٰ ہی کا فضل اور رحم یقین کرتا ہے جیسے ایک دیوار پر آفتاب کی روشنی اور دھوپ پڑ کر اُسے منوّر کر دیتی ہے۔ لیکن دیوار اپنا کوئی فخر نہیں کر سکتی کہ یہ روشنی میری قابلیت کی وجہ سے ہے۔ یہ ایک دوسری بات ہے کہ جس قدر وہ دیوار صاف ہوگی اسی قدر روشنی زیادہ صاف ہوگی۔ لیکن کسی حال میں دیوار کی ذاتی قابلیت اس روشنی کے لئے کوئی نہیں۔ بلکہ اس کا فخر آفتاب کو ہے اور ایسا ہی وہ آفتاب کو یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ تُو اس روشنی کو اُٹھا لے۔ اسی طرح پر انبیاء علیہم السلام کے نفوسِ صافیہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فیضان اور فیوض سے معرفت کے انوار اُن پر پڑتے ہیں۔ اور ان کو روشن کر دیتے ہیں۔ اسی لئے وہ ذاتی طور پر کوئی دعویٰ نہیں کرتے بلکہ ہر ایک فیض کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور یہی سچ بھی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اعمال سے داخلِ جنت ہوں گے تو یہی فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے۔ انبیاء علیہم السلام کبھی کسی قوت اور طاقت کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتے۔ وہ خدا ہی سے پاتے ہیں اور اسی کا نام لیتے ہیں۔

ہاں ایسے لوگ ہیں جو انبیاء علیہم السلام سے، حالانکہ کروڑوں حصہ نیچے کے درجہ میں ہوتے ہیں جو دو دن نماز پڑھ کر تکبّر کرنے لگتے ہیں۔ اور ایسا ہی روزہ اور حج سے بجائے تزکیہ کے ان میں تکبّر اور نمود پیدا ہوتی ہے۔ **یاد رکھو تکبّر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔** جب تک انسان اس سے دور نہ ہو۔ یہ قبولِ حق اور فیضانِ الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبّر نہیں کرنا چاہیئے۔ نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر انہیں باتوں سے یہ تکبّر پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔ اور وہ معرفت جو جذبات کے موادِ ردّیہ کو جلا دیتی ہے۔ اُن کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی تکبّر کیا تھا اور آدم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور کہہ دیا۔ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حضور سے مردود ہو گیا۔ اور آدم لغزش پر (چونکہ اُسے معرفت دی گئی تھی) اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے لگا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث ہُوا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے دُعا کی رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ یہی وہ سِرّ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا گیا کہ اے نیک اُستاد! تو انہوں نے کہا کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ اس پر آج کل کے نادان عیسائی تو یہ کہتے ہیں کہ ان کا مطلب اس فقرہ سے یہ تھا کہ تُو مجھے خدا کیوں نہیں کہتا۔ حالانکہ حضرت مسیح نے بہت ہی لطیف بات کہی تھی جو انبیاء علیہم السلام کی فطرت کا خاصّہ ہے۔ وہ جانتے تھے کہ حقیقی نیکی تو خدا تعالیٰ ہی سے آتی ہے۔ وہی اس کا چشمہ ہے۔ اور وہیں سے وہ اُترتی ہے۔ وہ جس کو چاہے عطا کرے اور جب چاہے سلب کر لے۔ مگر ان نادانوں نے ایک عمدہ اور قابلِ قدر بات کو معیوب بنا دیا۔ اور حضرت عیسیٰ کو متکبّر ثابت کیا ہے حالانکہ وہ ایک منکسر المزاج انسان تھے۔

پس میرے نزدیک **پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق** ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اَور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی نہ خاندانی نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو اِن ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے۔ اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دُور کرتی ہے۔ اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نُور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے"۔

(تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر موقع جلسہ سالانہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۰۴ء بحوالہ "تقریریں" صفحہ ۲ تا ۳)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ÷

# حقیقی عزّت و شرف حاصل کرنے کا ذریعہ صرف قرآنِ کریم ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنا دیتا ہے

## دُنیا کی ساری عزتیں مل کر بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کے ایک جلوہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں

## ہر احمدی مرد اور عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآنِ کریم کے جملہ احکامات پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرے!

## احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو خواتین کے جلسہ سالانہ میں جو بصیرت افروز تقریر فرمائی اس کا خُلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گیارہ بجے قبل دوپہر بذریعہ کار زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو کہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے کی بعد ازاں محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جو تقاریر مردانہ جلسہ گاہ میں ہوتی ہیں ان میں سے بعض لاؤڈ سپیکر کے رابطہ کے ذریعہ یہاں بھی سُنی جاتی ہیں۔ چنانچہ میری افتتاحی تقریر بھی آپ نے سُن لی ہوگی۔ آج اور کل جو تقاریر ہوں گی وہ بھی اور بعض دیگر مقررین کی تقاریر بھی یہاں سُنی جائیں گی۔ جہاں تک میری ذات کا سوال ہے میں جو باتیں جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ مردانہ جلسہ سے بھی آپ کے کانوں میں پڑ جاتی ہیں۔ اس لئے علیحدہ آپ سے مخاطب ہونے کی چنداں ضرورت نہیں رہتی بہرحال آج بھی بعض باتیں مختصراً آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔ جن کے بعد ہم اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ طور پر دُعا اور مدد کے طالب ہوں گے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ
وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ
لِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ○
(الزخرف: ۴۴)

یہ دو مختصر آیات ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ قرآن کریم نے سیدھی راہ، ہدایت کے راستہ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کے ذریعہ کی طرف ہماری راہ نمائی فرمائی ہے۔ چونکہ قرآنِ کریم ہماری ہی بہتری اور بھلائی کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم اگر اس پر عمل کرتے ہیں تو یہ کسی پر احسان نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہم درحقیقت اپنی اور اپنے بچوں کی بھلائی کے لئے ہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی شکل میں جو وحی نازل کی ہے وہ نہایت پاک اور کامل ہدایتوں پر مشتمل ہے۔ اس کے ذریعہ ہمیں اتنی اعلیٰ اور کامل ترین شریعت دی گئی ہے کہ پہلی تمام شریعتوں کا اس پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ اور اس سے ذرا بھی اِدھر اُدھر نہ ہو۔ اس میں ہر وہ راہ موجود ہے جو ہمیں خدا تک لے جاتی ہے اور انسان کی عزّت و شرف کو قائم کرنے والی ہے۔

حضور نے فرمایا، ہر انسان طبعاً عزّت والی زندگی کا متمنی ہوتا ہے۔ دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کسی ماں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا بچہ بڑا ہو کر تھانیدار بنے۔ گویا اس کے نزدیک تھانیدار بننا ہی عزّت کا انتہائی مقام ہے۔ کوئی ماں اس سے بڑھتی ہے تو وہ اپنے بچہ کے لئے ڈپٹی کمشنر یا فوج میں کیپٹن بننے کی دُعا کرتی ہے۔ مگر ہمارا خدا کہتا ہے کہ یہ دُنیوی عزّتیں جو دُنیا کی راہ سے ہی آ سکتی ہیں درحقیقت کوئی عزّتیں نہیں ہیں۔ دُنیا کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ بڑی بڑی دُنیوی عزّتوں کے مالک آخرکار ذلیل اور ناکام و نامراد ہو کر مرے۔ ایک زمانہ میں فراعنۂ مصر کی کتنی عزّت تھی۔ ان کی گردنیں تکبّر کی وجہ سے اکڑی رہتی تھیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ دُنیا بھر کے خزانے ہمارے پاس ہیں۔ فرعون بھی ان میں سے ایک تھا۔ خدا کے عاجز بندے یعنی موسیٰ (علیہ السلام) نے اسے کہا کہ دیکھو اپنی طاقت کے گھمنڈ میں بنی اسرائیل پر ظلم نہ کرو۔ ورنہ طاقتوں کا مالک خدا تمہیں سزا دے گا۔ مگر اس نے کہا، کونسا خدا مجھے سزا دے گا۔ سب سے بڑا اور اعلیٰ ربّ تو مَیں خود ہوں۔ جب اس کا ظُلم حد سے بڑھ گیا تو پھر خدا اپنے مظلوم اور مسکین بندوں کی مدد کے لئے آ گیا۔ سمندر نے انہیں تو راستہ دے دیا۔ اور فرعون اور اس کے ساتھی اس میں غرق ہو کر ہلاک ہو گئے حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک اور خصوصاً رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد دُنیا نے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے بہت سے نمونے دیکھے۔ یہ سب نمونے بتاتے ہیں کہ دُنیا کی عزّتیں اور وجاہتیں درحقیقت کوئی حیثیت نہیں رکھتیں حقیقی عزّت ہمارے خدا ہی کو حاصل ہے اور وہی معزّز ہے جو خدا کی نگاہ میں معزّز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بتایا ہے کہ قرآن کی صورت میں جو وحی رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے وہی حقیقی عزّت اور شرف کا سامان لے کر آئی ہے۔ یہ دُنیا اور اس کی عزّتیں تو بہت ہی بے وفا ہیں۔ انہوں نے کسی کے ساتھ وفا نہیں کی۔ یہ کبھی حقیقی عزّت نہیں دے سکتیں۔ قرآنی وحی پر عمل پیرا ہونے سے ہی حقیقی عزّت اور شرف حاصل ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت اچھی طرح یاد رکھے کہ جب تک وہ قرآنی وحی کو مضبوطی کے ساتھ نہ پکڑیں گے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے پیار کی جن راہوں کی نشان دہی کی گئی ہے ان پر وہ نہ چلیں گے حقیقی عزت دینے کا وعدۂ الٰہی کبھی پُورا نہیں ہو سکتا۔ جن چیزوں کو خدا نے چھوڑنے کا حکم دیا ہے اور جنہیں قرآنی اصطلاح میں نواہی کہتے ہیں۔ اگر ہم انہیں چھوڑ دیں گے اور جن (اوامر) پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اگر ہم ان پر عمل کریں گے تو پھر ہم خدا کی نگاہ میں حقیقی عزت و شرف حاصل کرنے والے ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز قرآن تمہارے لئے بطور جج کے ہوگا۔ وہ تم سے حساب لے گا کہ تم نے کس قدر اس کے حکموں پر عمل کیا ہے۔ اور جن باتوں کے کرنے سے اس نے روکا تھا اُن سے کتنا اجتناب برتا ہے۔ پس ہم سب کو ہمیشہ ڈرتے ہوئے اپنی زندگیوں کے دن گزارنے چاہئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کی تڑپ اپنے سینوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ساری دُنیا کی عزّتیں مل کر بھی اس کے پیار کے ایک جلوے کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ قرآن نے اس عزّت و شرف کا وعدہ کیا ہے جو ہمیں زمین سے اُٹھا کر ساتویں آسمان تک پہنچا دیتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ سب قرآنِ کریم کے سب حکموں پر عمل کرنے والی بن جائیں۔ اور عزّت و شرف کے جس مقام کا خُدا نے قرآن مجید کی ان آیات میں ہم سے وعدہ کیا ہے ہمارے تمام مردوں اور عورتوں کو یہ مقام حاصل ہو جائے۔

خدا ہمارے گناہوں کو معاف کرے، ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور اپنی رحمانیت اور رحیمیت کے جلوے دکھا کر ہمیں اس زندگی میں بھی اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے اور مرنے کے بعد بھی اس کی رضا کی جنتیں ہمارے نصیب میں ہوں۔ آمین ⁂

اِس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اور پھر حضور واپس تشریف لے گئے ⁂

(الفضل ۲ر جنوری ۱۹۷۸ء)

مُسلمانوں پہ تب ادبار آیا!
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا
(کلام حضرت امام مہدیؑ)

# نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں جو عظیم روحانی انقلاب بپا ہوا اس کا عروج مہدی موعود کے زمانہ میں مقدر ہے

## آپ میں سے ہر فرد اس جماعت کا ایک فرد ہے جس کے ذریعہ نوعِ انسانی کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کیا جائے گا

## اپنے اس مقام کی اہمیت کو سمجھو اور اس کے مطابق دعائیں کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرو!

### خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

مورخہ ۴ نبوت ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۴ نومبر ۱۹۷۷ء مسجد اقصیٰ کے صحن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے جو خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

### خدام الاحمدیہ کے نمائندے

ہر سال اپنے سالانہ اجتماع میں شمولیت اختیار کرتے تھے اور یہاں ان کو ان کے کاموں اور ان کی ذمہ داریوں کی یاد دہانی کرائی جاتی تھی لیکن درمیان میں ایک لمبا وقفہ آگیا اور اس وقفہ کے بعد اب چوتھے سال یہ اجتماع ہو رہا ہے۔ اس دوران عمر کے لحاظ سے چار گروہ اطفال سے خدام میں شامل ہو چکے ہیں اور چار گروہ خدام الاحمدیہ سے نکل کر انصار اللہ میں جا چکے ہیں اور جو دوسرے خدام ہیں ان کو بھی اس اجتماع کے موقعہ پر مرکز میں آنے کے بعد نیکی کی باتیں اور اسلام کی باتیں سننے کے جو مواقع ملتے تھے، ان سے وہ حصہ نہیں لے سکے۔ اس لئے آج اس وقت میں مختصراً آپ کو

### آپ کا مقام یاد دلانے کی کوشش کرونگا

جب تک انسان کو یہ پتہ نہ ہو کہ اس کا مقام کیا ہے اور اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں اور اس پر بوجھ کیا ڈالا گیا ہے اور اس کے لئے انعام کیا مقرر کئے گئے ہیں اس وقت تک اس کے دل میں کام کے لئے دلچسپی اور بشاشت پیدا نہیں ہوتی اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اسلام کی تعلیم کو سمجھنے لگ جائیں اور فرائض اسلام کو، اسلامی شریعت نے ان پر جو فرائض ڈالے ہیں ان کو پہچاننے لگیں اور جو انعام اس پر دیئے گئے ہیں وہ ان کی نظر کے سامنے ہوں تو ان کے دل میں ایک بشاشت پیدا ہوتی ہے کہ کام تو ہم نے تھوڑا سا کیا ہے لیکن اس کے بدلے میں غیر متناہی انعامات کا ہم سے وعدہ کیا ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے دل میں اسلام کے لئے بشاشت پیدا ہو جائے تو اس کو کوئی خطرہ نہیں رہتا کہ کہیں وہ گمراہ نہ ہو جائے یا اسے ٹھوکر نہ لگ جائے اور شیطان کا حملہ اس پر کامیاب نہ ہو جائے کیونکہ بشاشت ان ساری چیزوں کے بعد پیدا ہوتی ہے یعنی ایک انسان اسلام کی ذمہ داریوں کو سمجھتا ہے پھر ان کو تولتا ہے پھر ان کا اندازہ لگاتا ہے کہ

### کس قسم کی ذمہ داریاں ہیں

اور پھر وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ہماری طاقت سے زیادہ کوئی بوجھ ہم پر نہیں ڈالا گیا بلکہ خدا تعالیٰ ... جو قوتیں اور استعدادیں ہر میدان میں آگے بڑھنے کے لئے ہمیں عطا کی ہیں ان کے عین مطابق ہم پر ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ پھر وہ یہ جانتا ہے کہ ... ہم اس چھوٹی سی زندگی میں کریں اس کے مقابلہ میں ابدی جنتوں کا وعدہ ہے، نہ ختم ہونے والے انعامات کا وعدہ ہے جن کی [illegible]
کوئی [illegible] رحمت [illegible]

بڑے انعامات کا وارث بنا دیتی ہے ورنہ اردو میں ایک محاورہ مشہور ہے کہ کیا نیکی اور کیا بدی کا شور ہے۔ ہمارے اعمال کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر انہی کے مطابق جزا دی جاتی تو اس عمر کے مطابق ہو جاتی۔ مثلاً اگر کسی نے ساٹھ سال نیکیاں کی ہیں تو اسے ساٹھ سال کے لئے جنت مل جاتی اگر کسی نے اسّی سال خدا تعالیٰ کی خاطر تقویٰ شعاری سے کام لیا ہے تو اسّی سال کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتیں اس کے نصیب میں لکھ دی جاتیں۔ لیکن یہاں تو معاملہ یہ ہے کہ انسان اس مختصر سی زندگی میں جو کچھ تھوڑا بہت خدا کے حضور پیش کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس کی کوشش کو قبول کرلے تو اسے وہ جنتیں ملتی ہیں اور وہ انعامات ملتے ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں جن کا کوئی خاتمہ نہیں اور پھر مرنے کے بعد نہیں بلکہ اس زندگی میں اس کے لئے

### ایک جنت شروع ہو جاتی ہے

اور وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے سایہ تلے ہنستا مسکراتا، مخالف قوتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس میرا مقصد اس وقت مختصر تقریر سے یہ ہے کہ میں کوشش کروں کہ آپ اپنے مقام کو پہچاننے لگیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ نوع انسانی جس کا تعلق ہمارے آدم کے ساتھ ہے، کی زندگی میں ایک ایسا انقلاب بپا ہو گیا اور ایک ایسی انقلابی حرکت پیدا ہو گئی کہ جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک

### اس قسم کا عظیم انقلاب

بپا ہو سکتا ہے۔ انقلابی حرکت یا انقلاب (ایک چیز جو آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی ہے وہ نہیں) بلکہ زمین و آسمان تہ و بالا کر دیئے جائیں اور ایک نئی زمین ہو اور نیا آسمان پیدا ہو جائے۔ یہ ہے انقلاب۔ تاہم انسان اپنی کوشش میں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی زندگی میں بھی ارتقائی مراحل میں سے گزرتا ہے۔ ترقی کرتا ہے چھوٹے سے بڑا ہوتا ہے۔ جو کمزور قومیں ہیں وہ طاقتور ہو جاتی ہیں، جو سائنس اور تحقیق اور علم میں پیچھے ہوتی ہیں وہ آگے نکل جاتی ہیں وہ زمین کو چھوڑ کر چاند پر پہنچ جاتی ہیں اور دنیا کو اکٹھا کرنے کے خواب دیکھنے لگتی ہیں۔ اشتراکی انقلاب نے ساری دنیا کے انسان کے ایک حصہ کو جس کو ہم ایک بڑا حصہ کہہ سکتے ہیں اکٹھا کرنے کے خواب دیکھے تھے۔ جب انہوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ Proletariat of the world unite کہ سارے غریب اور وہ لوگ جن پر ظلم [illegible] کیا جا رہا ہے [illegible] ہو جاؤ۔ ہم [illegible] کو ساتھ ملا کر تمہیں ظلم سے نجات دلائیں گے۔ استحصال سے تم چھٹکارا حاصل

کرد گے اور پھر ترقیات کی راہ پر اور آگے بڑھیں گے۔ لیکن ابھی کتنا وقت گزرا

## ساٹھ سال کے قریب

سمجھ لیں آپ، اور ابھی سے ان کی حرکت آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے کی طرف ہونی شروع ہو گئی ہے اور وہ جنہوں نے ساری دنیا کے Proletariat (پرولیٹریٹ) کو یہ کہا تھا کہ (یونائٹ unite) اکٹھے ہو جاؤ ہم تمہارے ساتھ مل کر تمہاری قیادت کرکے تمہیں ہدایت دیں گے اور پھر اوپر لے جاتے چلے جائیں گے وہی لوگ جو ساری دنیا کے Proletariat کو، غریب اور مظلوم کو اکٹھا کر رہے تھے۔ انہوں نے بعض دوسری قوموں کے ساتھ مل کر اپنے تاثرات کا دائرہ مقرر کر لیا کہ دنیا کے یہ حصے میرے influence (انفلوئنس) اور یہ حصے تمہارے influence میں ہوں گے۔ یعنی جن کے ساتھ لڑائی تھی جن کو وہ ظالم کہہ رہے تھے دنیا کے Proletariat کا ایک حصہ ان کے سپرد کر دیا۔ پس وہ جو ساری دنیا کو اکٹھا کرکے ایک انقلاب برپا کرنے کا منصوبہ تھا وہ تو ذہن کی اس تقسیم کے نتیجہ میں دھڑام سے زمین پر گر گیا اور کامیاب نہیں ہوا۔

## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ

سے ایک عظیم انقلاب دنیوی بھی اور روحانی بھی بپا ہوا اور کہا گیا کہ یہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ ساری دنیا کے انسانوں کو صرف Proletariat کو نہیں بلکہ مظلوم کو بھی اور ظالم کو بھی اپنے احاطہ میں لے لے گا۔ مظلوم کو مظلومیت سے نجات دلائے گا اور ظالم کو اس کے اندر جو ظلم کرنے کی خرابی اور بدی پائی جاتی ہے اس سے نجات دلائے گا اور ہر دو خدا تعالیٰ کی رحمت کے سائے تلے اکٹھے ہو جائیں گے۔ بتایا یہ گیا کہ یہ عظیم انقلاب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شروع ہوا ہے آخری زمانہ کے آنے تک (یعنی جس کو "آخری زمانہ" کہا گیا ہے اس کی ابتداء تک) تو اس کی شکل یہ بنے گی کہ مد و جزر ہو گا۔ کبھی دنیا کے ایک حصہ میں نیکی کا اور تقویٰ اور عدل کا اور انصاف کا اور پیار کا اور بھائی چارے کا اور خیر خواہی کا انقلاب بپا ہو گا۔ اور دوسری طرف ایک تنزل شروع ہو جائے گا لیکن مجموعی طور پر آسمانوں کی طرف بلند ہوتا ہوا ایک گراف بنے گا۔ خیر القرون کی تین صدیوں کے بعد یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدی اور بعد کی دو صدیاں گزرنے کے بعد پھر ایک تنزل کا زمانہ آئے گا لیکن وہ ناکامی کا زمانہ نہیں ہو گا یعنی وہ زمانہ ایسا نہیں ہو گا کہ ہم کہیں کہ انقلاب ناکام ہو گیا بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ انقلاب کے اندر ایک سستی پیدا ہو گئی اور جس تیزی کے ساتھ وہ

## آسمانی رفعتوں کی طرف

بڑھ رہا تھا وہ تیزی باقی نہیں رہی اور اس کے ایک حصہ میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ بہت سے بداثرات آ گئے۔ بہت سی بدعات آ گئیں بہت سے ظلم داخل ہو گئے۔ لیکن ایک حصہ ایسا بھی رہا جس کو محاورے میں Hard core (ہارڈ کور) کہا جاتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے ایسے فدائی اور جاں نثار کہ ان کا ذرہ ذرہ خدا تعالیٰ پر قربان اور اس کی تعلیم اور ہدایت کی اشاعت کے لئے وقف تھا۔ ایسے لوگ بھی موجود تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ جو تنزل کا زمانہ تھا جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج کا زمانہ قرار دیا ہے۔ جس میں ظلمات میں پھر ایک حرکت پیدا ہوئی، اور انقلاب کی رفتار میں، اس کی حرکت میں ایک کمی اور سستی پیدا ہو گئی اس میں بھی خدا تعالیٰ کے مقربین دریائے عظیم کی طرح تھے۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ اس کی خبر نہ دی گئی ہو بلکہ پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ اور یہ بتایا گیا تھا کہ پہلی تین صدیوں میں یہ انقلاب عظیم ترقی کرے گا۔ پھر اس میں سستی پیدا ہو گی۔ اور پھر ایک ہزار سال تک اس میں آہستہ آہستہ سستی بڑھتی چلی جائے گی۔ لیکن اس وقت بھی انقلابی گروہ اپنے مقام کو پہچانتا ہو گا اور پختگی کے ساتھ اپنے مقام پر کھڑا ہو گا اور پھر ایک حرکت آسمانوں کی طرف شروع ہو گی اور پھر آخری جنگ ہو گی نیکی کی بدی کے ساتھ اور روحانیت کی شیطانی طاقتوں کے ساتھ اور نور کی ظلمت کے ساتھ۔ اور پھر وہ بڑھتی ہی جائے گی یہاں تک کہ آخری

کامیابی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب کو حاصل ہو جائے گی اور دوسرے سارے انقلاب دب جائیں گے اور ناکام ہو جائیں گے اور ختم ہو جائیں گے اور اپنی شکست کو تسلیم کر لیں گے اور پھر وہ "انقلابی" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔

## خدا تعالیٰ کی یہ عجیب شان ہے

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں جو انقلاب پیدا کیا گیا جو حرکت قائم کی گئی اس کے اس دور میں جو آخری زمانے کے قریب کا زمانہ تھا اور آخری دور کی ابتداء کا زمانہ تھا (یعنی آخری زمانے کا ابتدائی حصہ اور اس سے کچھ پہلے کا زمانہ) اس میں تین زبردست غیر اسلامی انقلابی حرکتیں پیدا کی گئیں۔ یعنی وہ انقلابی حرکتیں تو تھیں۔ لیکن اسلامی نہیں تھیں۔ ایک حرکت پیدا ہوئی سرمایہ داروں کی، سرمایہ دارانہ نظام انقلابی نظام ہے اور بڑا زبردست انقلابی نظام ہے۔ سرمایہ دارانہ انقلابی نظام کے اس دور میں صنعت نے انقلابی ترقی کی، زراعت نے انقلابی ترقی کی، علوم نے انقلابی ترقی کی۔ ذرائع آمد و رفت اور نقل و حمل نے انقلابی ترقی کی۔ یعنی انسان کو جلد تر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا انتظام ہوا (ٹیلیفون) اس کے پیغام کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا انتظام ہوا (ٹیلیگراف اور ٹیلیکس وغیرہ) انسان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے موٹر، ہوائی جہاز اور دخانی کشتیاں بن گئیں۔ غرض

## سرمایہ دارانہ انقلاب

بڑا عظیم انقلاب تھا اس میں چھاپے خانے بن گئے۔ کتابیں کثرت سے شائع ہونے کا امکان ہو گیا اور نوع انسانی کو اس سرمایہ دارانہ انقلاب نے ایک دوسرے کے بہت قریب کر دیا اور سرمایہ دارانہ انقلاب اگرچہ غیر اسلامی انقلاب ہے لیکن اس نے اسلامی انقلاب کے لئے راہ ہموار کر دی اور اس کے لئے سہولتیں بہم پہنچا دیں۔

اس کے بعد جو دوسرا انقلاب آیا وہ Russian revolution (رشین ریوولیوشن) کی شکل میں آیا۔

## روسی انقلاب

سرمایہ دارانہ انقلاب کی بنیادوں پر علمی تحقیق میں زیادہ توجہ دے کر آگے بڑھا ہے۔ اور اس وقت وہ باہر کی دنیا میں غالباً سب سے زیادہ آگے نکل چکا ہے اس کے بعد پھر اس کی نقل کرتے ہوئے سرمایہ دارانہ ممالک امریکہ اور دوسرے یورپین ممالک اس کے پیچھے چلے۔ تاہم روسی انقلاب نے سرمایہ دارانہ مادی انقلاب کے اوپر ایک ذہنی انقلاب کی عمارت بنائی اور اگرچہ اس ذہنی انقلاب نے نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی بجائے بہت حد تک نقصان پہنچایا۔ لیکن اس نے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم انقلاب کو عروج پر پہنچانے کی جو تحریک شروع ہو چکی ہے اس کے لئے بہت سی سہولتیں پیدا کر دیں اور اسلام سے باہر

## تیسرا انقلاب

اخلاقی آیا۔ یہ اخلاقی انقلاب پہلے دو انقلابوں کی عمارت پر تیسری منزل ہے سرمایہ دارانہ انقلاب پہلی منزل، پھر علمی اور ذہنی انقلاب یعنی روسی انقلاب دوسری منزل، اور اس پر تیسری منزل اخلاقی انقلاب، وہ ہے Chinese Socialism (چائنیز سوشلزم) ہر انقلاب نے اپنے سے پہلی منزل کے اوپر عمارت بنائی۔ گویا پہلوں سے بھی فائدہ اٹھایا۔ ذہنی انقلاب Russian Intellectual Revolution (رشین انٹیلیکچول ریوولیوشن) نے سرمایہ دارانہ انقلاب کے اوپر اپنی عمارت کھڑی کی۔ اور چین کے اخلاقی انقلاب نے جو انہی اپنے پیشرو سے یعنی سرمایہ دارانہ انقلاب اور ذہنی انقلاب روسی کمیونزم کے اوپر اخلاق کی ایک منزل کی بنیاد رکھی۔ روسی انقلاب نے اخلاق کی طرف کوئی توجہ نہیں کی اور ان کی کتب میں کبھی ایسے اقتباسات بھی نہیں نظر

آجاتے ہیں کہ انہوں نے اخلاق کو حقارت سے دیکھا ہو کہ یہ کیا چیز ہے؟ حالانکہ خدا تعالے نے جو زبردست صلاحیتیں اور قوتیں انسان کو دی ہیں ان میں سے ایک حصّہ اخلاقی طاقتوں کا بھی ہے۔ بہر حال ان تین انقلابوں نے جو کہ غیر اسلامی تھے اسلامی انقلاب کے لئے جو اپنی ذات میں ایک زبردست رُوحانی انقلاب ہے راہ ہموار کردی وہ

## عظیم رُوحانی انقلاب

جس نے اخلاقی قدروں اور ذہنی قوتوں اور سرمایہ دارانہ نظام میں خدا تعالے کی نعمتوں ان اسباب سے فائدہ اُٹھا کر اپنا کام کرنا تھا اور ہر ایک چیز کو انسان کی رُوح میں جلا پیدا کرنے کے لئے استعمال کرنا تھا اور اس عظیم انقلاب نے اپنا کام شروع کردیا ہے میں نے بتایا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے یہ انقلاب شروع ہوا۔ تین سو سال تک اس میں بڑی وسعت پیدا ہوئی اس اسلامی انقلاب کی یہ جماعتیں اپنے اپنے قائدین کی قیادت میں دنیا کے مختلف حصّوں میں انقلاب کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھ رہی تھیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلابِ عظیم کا نوعِ انسانی کو جو ایک خاندان بنا دینے کا منصوبہ تھا اس مقصد کو پورا کرنے والی کوئی طاقت ہمیں ان کے اندر نظر نہیں آتی بلکہ ان میں اختلاف کی بہت سی وجوہ پیدا ہو گئیں کہا گیا کہ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ (الصّف آیت ۱۰) کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آگئے ایک کامل اور مکمل شریعت اور ہدایتِ انسان کے ہاتھ میں دے دی گئی اور ایک انقلابِ عظیم بپا ہو گیا۔ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ اب اس انقلابِ عظیم کے نتیجہ میں

## اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔

اور تمام ازمز (isms) اور اصول اور فلسفے جو اخلاقیات پر بحث کر رہے ہیں۔ اور ذہنی قوتوں پر بحث کر رہے ہیں ان سب کی غلطیوں کو ظاہر کرے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے ماننے والوں کو اللہ تعالے اتنا علم دے گا کہ وہ آج کی علم میں آگے بڑھی ہوئی دنیا کے نہ صرف غلط حملوں سے اسلام کو بچائیں گے بلکہ ان کی تحقیق کی غلطیوں کو ثابت کریں گے اور خدا تعالے کا فضل ہے کہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ مثلاً میں باہر جاتا ہوں (خدا تعالے کا ایک عاجز بندہ) اور ان کے بڑے بڑے سکالرز سے بات کرتا ہوں تو اللہ تعالے مجھے ان کو یہ بتانے کی توفیق دیتا ہے کہ تم نے جو ریسرچ کی ہے اس کے اندر یہ غلطیاں ہیں اور اسلام نے جو اصول ہمارے سامنے رکھے ہیں وہ ان چیزوں سے کہیں بالا ہیں جو تمہاری تحقیق نے علم کے میدان میں دریافت کی ہیں۔ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ یہ کام اس انقلابِ عظیم کا عروج ہے کہ اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آجائے اور نوع انسانی کو امّتِ واحدہ بنا دے اور یہ اس کی اصل غرض ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے آپ کی بعثت کے ساتھ جو انقلابِ عظیم بپا ہُوا

## اس کا اصل مقصد یہی تھا

کہ سارے کے سارے انسان کیا مغرب میں بسنے والے کیا مشرق میں بسنے والے کیا شمال میں کیا جنوب میں کیا برّاعظموں میں کیا جزائر میں سارے کے سارے ایک خاندان کی طرح ہو جائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر یہ مقصد آپ کی زندگی میں ہی یا پہلی تین صدیوں میں پورا ہو جاتا تو لوگ سمجھتے کہ چونکہ آخری مقصد پورا ہو گیا ہے اس لئے آپ کا زمانہ بھی پورا ہو گیا ہے۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور روحانی افاضہ کے ذریعہ سے ہی اس نے پیدا ہونا ہے۔ لیکن اس کے آخری مقصد کے پورا ہونے کا تعلّق آخری زمانہ سے ہے اور وہ یہ زمانہ ہے آپ (صلعم) کے ایک خادم مسیح موعود کا زمانہ!

پس

## آپ وہ لوگ ہیں

جن کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بشارت دی گئی تھی کہ آپ کو جو دین دیا گیا ہے جو شریعت عطا کی گئی جو مذہب دیا گیا ہے۔ یعنی اسلام وہ تمام نوعِ انسانی کو اُمّتِ واحدہ بنا دے گا اس کے لئے آپ جد و جہد کریں اسلام ایک انقلابِ عظیم ہے اتنا زبردست انقلاب کہ نہ پہلے کبھی آیا اور نہ آئندہ کبھی آئے گا اس کے نتیجے میں سارے انسان سینکڑوں قسم کی بولیاں بولنے والے، جن کی عادتیں مختلف، جن کا رہن سہن مختلف سارے کے سارے انسان اسلام کی روشنی حاصل کرنے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دئے جائیں گے اور یہ کام مہدی کے زمانہ میں مقدر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اور صرف آپ نے ہی نہیں فرمایا ہے بلکہ پہلوں نے بھی لکھا ہے امّت کے جو بڑے بڑے بزرگ علماء پہلے گزرے ہیں انہوں نے بھی کہا ہے کہ آیت هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کے مطابق ساری دنیا میں

## اسلام کا کامل غلبہ

آخری زمانہ میں مہدی کے ہاتھ سے ہوگا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک روحانی فرزند ہے جس کا پیار اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا عظیم ہے کہ جب آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے روح کی صرف یہی پکار ہے کہ میں تو کوئی چیز نہیں ہوں سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور انہیں کی خدمت پر میں مقرر کیا گیا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خادم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند نے ایک ایسی جماعت پیدا کرنی ہے اور خدا کے فضل سے پیدا کی ہے جس کے ذریعہ سے، جن کی دعاؤں کے ذریعہ سے، جن کی مالی قربانیوں کے ذریعہ سے، جن کی وقت کی قربانیوں کے ذریعہ سے، جن کے ایثار کے نتیجہ میں، جن کے مجاہدہ کی وجہ سے دنیا میں یہ انقلابِ عظیم اپنے عروج پر پہنچنے والا ہے اور آپ میں سے ہر شخص اس جماعت کا فرد ہے جس کے ذریعہ سے یہ کام ہوگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا اور پہلے بزرگوں نے بھی آپ کی احادیث اور اقوال کو سمجھ کر یہ فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالے نے یہی سمجھایا اور آپ کو یہ بشارتیں دیں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں بنی نوعِ انسان ایک خاندان بنا دئے جائیں گے۔ اب آپ سوچیں کہ

## اس ذمّہ داری کے نتیجہ میں

آپ کو کیا کیا کچھ چھوڑنا پڑے گا اور کیا کیا کچھ لینا پڑے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر احمدی کی یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ اپنا سب کچھ اپنے خدا کے لئے پیش کردے اور خدا تعالے سے یہ مانگے کہ اے خدا ہر وہ چیز جس کی اس انقلابِ عظیم کو کامیاب بنانے کے لئے ضرورت ہے وہ ہمیں عطا کردے۔

بڑی ذمّہ داری ہے، بڑی ذمّہ داری ہے۔ آدمی سوچتا ہے تو بہت پریشان ہوتا ہے۔ اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہے تو ہمّت ٹوٹنے لگتی ہے لیکن خدا تعالے نے جو بشارتیں دی ہیں خدا تعالے نے جو وعدے کئے ہیں اور خدا تعالے نے جو یہ اعلان کیا ہے کہ میں اپنے وعدوں کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا۔ اپنے وعدے پورے کیا کرتا ہوں اس پر ہمارا بھروسہ ہے ایک طرف نیستی کا اقرار ہر احمدی کا اقرار ہے کہ ہم لاشئ محض ہیں اور ہم کوئی چیز نہیں۔ اور

## ایک طرف یہ اعلان ہے

کہ جس عظیم ہستی کا ہم نے دامن پکڑا ہے یعنی اللہ تعالیٰ وہ ساری قدرتوں کی مالک ہے اور اس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں اور یہ اعلان کہ جس عظیم الشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کا عشق ہمارے دل میں پیدا ہوا ہے اس کے افاضہ روحانی کی کوئی حدبست نہیں کی جاسکتی بلکہ وہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہے اسی واسطے میں نے آج کہا تھا کہ ہمارا یہ اجتماع جو کئی سال کے وقفہ کے بعد ہوا ہے اس کی خصوصیت میں "دعا اور درود" قرار دیتا ہوں کہ دعائیں کریں اور درود بھیجیں۔ دعا آپ تبھی عاجزی سے کرسکتے ہیں جب آپ اپنے مقام کو پہچانتے ہوں جب آپ اپنی ذمہ داریوں کو جانتے ہوں جب آپ اس انقلابِ عظیم کا احساس اپنے دل میں پیدا کریں اور جب آپ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اپنی کوشش سے ہم نوعِ انسان کا دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے لئے نہیں جیت سکتے اور یہ صحیح بات ہے کہ ہم نہیں جیت سکتے جب تک آسمان سے فرشتے نازل ہو کر ہماری مدد نہ کریں اس وقت تک ہم نوعِ انسانی کا دل کیسے جیت سکتے ہیں؟ پیدا کرنے والے رب کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نوعِ انسانی ضرور جمع ہو گی کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے اور یہ پورا ہو کر رہے گا لیکن جس چیز کی ہمیں فکر کرنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہر نسل اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور اس کے مطابق قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں کہا تھا **فلا تخشوھم واخشونی** (البقرہ آیت ۱۵۱) دنیا کی کسی چیز کا ڈر میرے دل میں پیدا نہ ہو بلکہ میری خشیت پیدا ہو اور ہر وقت تمہیں یہ خوف رہے کہ تمہاری کسی غلطی کے نتیجہ میں کہیں میں تم سے ناراض نہ ہو جاؤں۔ اگر یہ احساس دل میں پیدا ہو جائے کہ اگر اس احساس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ہم سے جو تقاضا کرتا ہے وہ ہم پورا کرنے لگ جائیں اگر اس احساس کے نتیجہ میں ہم بنی نوع انسان کے خیر خواہ بن جائیں اگر ہم راتوں کو اُٹھ کر ان لوگوں کے لئے دعائیں کریں جو ہمارا نام بھی حقارت سے لیتے ہیں تو ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے ہوں گے۔ روس میں بسنے والے یا امریکہ میں رہائش پذیر ہمیں حقارت سے دیکھتے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں لیکن وہ نادان ہیں ان کو پتہ نہیں کہ جو کچھ انہوں نے حاصل کیا وہ کچھ چیز نہیں۔ اور جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے وہ اس کے مقابلہ میں ایک عظیم چیز ہے لیکن ان کو بتانا، ان کو سمجھانا، حسن اور احسان کے ذریعہ سے ان کے دلوں کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا یہ میرا اور آپ کا کام ہے۔ اور ہر آنے والی نسل کا کام ہے۔

ہم نے کچھ اندازے لگائے

## میرا اندازہ ہے

کہ آنے والی صدی جس میں کہ اب گیارہ بارہ سال رہ گئے ہیں غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس اگلی صدی میں یعنی جماعتِ احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی میں دنیا میں ایسے انقلابی حالات پیدا ہو جائیں گے کہ اب جو دنیا کہتی ہے کہ یہ کیا پاگلوں والی باتیں کرتے ہیں ایک اتنی سی جماعت ہے غریب جماعت، دھتکاری ہوئی جماعت، جو برسرِ اقتدار نہیں ہے۔ ساری دنیا کی طاقتیں اس کے خلاف ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ساری دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول کے لئے جیت لینے ہیں اس دنیا کا ایک حصہ سمجھنے لگے گا کہ جو کچھ کہا گیا اس میں صداقت معلوم ہوتی ہے اور ایک حصہ تو اسلام کی گود میں آ جائے گا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گا۔ پس اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور اس سے پہلے پہلے تیاری کا زمانہ ہے۔ صدی کے آنے میں جو گیارہ بارہ سال رہ گئے ہیں ان میں ہمیں سب سے زیادہ تو

## دعاؤں کے ساتھ تیاری کرنی چاہیئے

دعا اس انسان کے لئے بھی کہ جو آپ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے دعا اس انسان کے لئے بھی کہ جو آپ کی باتوں کو جو خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کو بتائیں سُنتا ہے اور آپ کو پاگل سمجھتا ہے اور دعا اس انسان کے لئے بھی جو اپنی گندی ذہنیت میں اس طرح پھنسا ہوا ہے کہ اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور یہ انقلاب اب آہستہ آہستہ نظر آنے لگ گیا ہے جب ان لوگوں سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ تعلیم تو اچھی ہے لیکن۔ اور لیکن کے آگے ان کا مطلب ہوتا ہے کہ جس زندگی میں ہم پھنس گئے ہیں اور گندی عادتیں پڑ گئی ہیں عیش و عشرت میں ہم پڑے ہوئے ہیں اس زندگی کو چھوڑنے کے لئے ہم تیار نہیں۔ تعلیم کے حسن اور خوبی کا اقرار تو بہت سے کر لیتے ہیں لیکن عملاً اس کو قبول کر کے اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال کر، اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو صحیح طور پر نشوونما دے کر اس انقلابِ عظیم کو پیدا کرنے کی مہم کا ایک حصہ بن جانے کے لئے تیار نہیں ہوتے جو ہر لحاظ سے ایک حقیقی انقلاب ہے۔

پس

## یہ ہے ایک احمدی کا مقام

اور اس کو سمجھنے کے لئے اور اس کو یاد رکھنے کے لئے پہلی اور آخری ضروری چیز یہ ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو کثرت سے پڑھا کریں کیونکہ

انہوں نے ہی ہمیں یہ باتیں بتائی ہیں ہمیں یہ بتانے والا کون ہے؟ کہ یہ آخری زمانہ ہے اور وہ انقلابِ عظیم جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے شروع ہوا تھا۔ وہ اس زمانہ میں اپنے عروج کو پہنچنے والا ہے اور نوعِ انسان اُمّتِ واحدہ اور ایک خاندان بننے والی ہے۔ ہمیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا ہے اور کسی نے نہیں بتایا اور پھر

## اس مقصد کے حصول کیلئے

جس چیز کی ضرورت تھی۔ علمی لحاظ سے یا اخلاقی لحاظ سے یا روحانی لحاظ سے یا مجاہدہ کے لحاظ سے یا ایثار کے لحاظ سے یا قربانی کے لحاظ سے اس کا علم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ بھی لکھا یا کہا ہے وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی شرح ہے اسی لئے کہ

## قرآن کریم ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ ہے

اور دنیا میں کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا اور نہ جن سکتی ہے کہ دنیا میں آ کر یہ اعلان کرے کہ میں قرآن کریم سے یہ چیز زائد تمہیں بتا رہا ہوں جو قرآن کریم نے نہیں بتائی تھی اور تمہارے لئے ضروری ہے یا یہ چیز اس میں سے نکال رہا ہوں اس کی اب ضرورت نہیں رہی قرآن کریم میں کوئی ناسخ اور منسوخ نہیں کوئی آیت قرآن کریم کی منسوخ نہیں کوئی لفظ قرآن کریم کا منسوخ نہیں کوئی حرف قرآن کریم کا منسوخ نہیں کوئی زیر زبر اور پیش اور کوئی نقطہ قرآن کریم کا منسوخ نہیں یہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے آج کے مسائل کو حل کرنے کے لئے، آج کی ذمہ داریوں کو نباہنے کے لئے اور یہ انقلابِ عظیم جو اپنے عروج کی طرف حرکت میں آ گیا ہے اس حرکت کا ایک حصہ بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔

ایک بات میں بتا دوں اور میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تفسیر قرآنی ہمارے ہاتھ میں دی ہے وہ اتنی عظیم ہے کہ آپ کی کوئی کتاب لے لو چھوٹی ہو یا بڑی اور اس کو سو دفعہ پڑھو سو دفعہ ہی آپ کو اس میں سے نئے معانی نظر آ جائیں گے۔ یہ اس قسم کی تفسیر ہے۔ آپ کی کتب عام کتابوں کی طرح نہیں بلکہ خدا سے سیکھی ہیں قرآن کریم کی یہ تفسیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپ پر فدا ہو کر فنا فی الرسول کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے سکھائی اور خود خدا آپ کا معلم بن گیا۔ اور عظیم ہے آپ کا کلام اور اس میں اتنا پیار ہے ایک طرف اپنے ربّ کریم کے ساتھ اور دوسری طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے اور بات بھی درست ہے کیونکہ اتنا عظیم انقلاب بپا کرنے والی ہستی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سو سال سے بلکہ اب چودہ سو سال ہو گئے

## ایک انقلابی حرکت پیدا ہو گئی

لیکن اس پر بڑے حملے ہوئے اور اس تعلیم پر ہزارہا اعتراضات ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ عیسائیوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ ہر سال تم کئی ہزار اعتراضات اسلام پر کر دیتے ہو اور اگر یہی سلسلہ رہا تو قیامت تک یہ پتہ نہیں لگے گا کہ عیسائیت سچی ہے یا اسلام اس لئے آؤ فیصلہ کر لیں میں تمہیں ایک گُر بتاتا ہوں ایک فیصلے کا گُر بتاتا ہوں اور وہ بڑا عظیم ہے اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم چیز آپ کو سکھائی آپ نے فرمایا کہ ساری دنیا کے پادری مل جُل کر اور فیصلہ کر کے کہ اسلام پر سب سے زیادہ وزنی اعتراض کونسا پڑتا ہے۔ وہ مل جُل کر اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اس اعتراض سے زیادہ اور کوئی وزنی اعتراض اسلام پر نہیں اور جس کے متعلق تم نے فیصلہ کیا ہو کہ یہ اسلام پر سب سے وزنی اعتراض ہے اس کو میرے سامنے پیش کرو میں اس اعتراض کو رد کروں گا اور جس جگہ تم نے اعتراض کیا ہے اس جگہ سے اسلام کا حسن نکال کر تمہارے سامنے پیش کروں گا کہ یہ جائے اعتراض نہیں ہے بلکہ بہت عظیم تعلیم اس میں پوشیدہ ہے جس پر تم اعتراض کر رہے ہو اور اگر میں رد کر دوں اور جس اعتراض کے متعلق تم سب مل جُل کر اس فیصلہ پر پہنچے ہو کہ اس سے زیادہ وزنی اور کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اگر اس کو میں باطل قرار دے دوں

تو جو اعتراضات خود تمہارے نزدیک اس سے کم وزن والے ہیں وہ خود بخود دُور ہو جائیں گے اور لمبی بحث کی ضرورت نہیں ہوگی آج سے قریباً ستّر سال پہلے

## عیسائیت کو یہ چیلنج

دیا گیا تھا لیکن انہوں نے یہ چیلنج قبول نہیں کیا۔ ۱۹۶۷ء میں ڈنمارک میں مجھے عیسائی پادریوں کے دو گروہ ملے تھے۔ میں نے ان کو کہا کہ اتنا لمبا زمانہ گزر گیا تمہیں یہ چیلنج دیا گیا تھا تم نے اب بھی اعتراض کرنے نہیں چھوڑے اسلام پر حالانکہ تمہیں یہ کہا گیا تھا کہ ایک دفعہ فیصلہ کر لو کہ اسلام سچا ہے یا عیسائیت سچی ہے اور میں نے انہیں کہا کہ تم یہ بہانہ نہیں کر سکتے کہ تم یہ کہو کہ جس نے چیلنج دیا تھا اس کا تو بڑا لمبا زمانہ گزر گیا ۱۹۰۸ء میں وصال ہو گیا تھا اگر آج ہم چیلنج قبول کر لیں تو کس کو جا کر کہیں کہ ہم نے چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔ ہم سے آکر مقابلہ کرو اس لئے کہ میں نائب مہدی و مسیح کی حیثیت سے اور خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے تمہیں کہتا ہوں کہ تم چیلنج قبول کر دو میں تمہارے اعتراض کا جواب دوں گا یہ ۱۹۶۷ء کی بات ہے اس کو بھی دس سال ہو گئے لیکن انہوں نے چیلنج قبول نہیں کیا اور اپنی خفت مٹانے کے لئے انہوں نے یہ کہا کہ ۔۔ (ڈنمارک کا ایک صحافی ہے دو سال ہوئے پہلا بھی آیا تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ پادری وہاں کہتے ہیں کہ) وہ تو ہمارے ساتھ تیز ہو گئے تھے میں نے اس کو کہا کہ میں تیز نہیں ہوا تھا بلکہ اصلی بات یہ ہے کہ میں نے انہیں کہا تھا کہ لمبا زمانہ ہوا یہ چیلنج دیا گیا تھا تم اس کو قبول کرو اور مقابلہ کرتے ہیں وہ حیران ہو کر کہنے لگا اچھا یہ بات ہے تو میں واپس جا کر اپنے اخبار میں ان کی خبر لیتا ہوں پتہ نہیں خبر لی یا نہیں لی بہر حال اس کو یہ بات سمجھ آگئی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے

## قرآن کریم کا علم

حاصل کر کے دنیا کے جس قدر اعتراض اسلام پر پڑ سکتے تھے ان کو دور کرنے کے سامان پیدا کر دیئے ہیں روس کے اور دہریوں کے اسلام پر بے شمار اعتراضات ہیں لیکن وہ لوگ ہم سے بات نہیں کر سکتے۔ ہم عقلی دلائل دیں گے۔ وہ خدا ہی کو نہیں مانتے۔ لیکن ایک مذہبی دلائل ہوتے ہیں اور ایک عقلی دلائل ہوتے ہیں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی روشنی میں عقلی دلائل سے ثابت کریں گے کہ اسلام پر تمہارے جو اعتراضات ہیں وہ باطل ہیں اور بودے ہیں اور ان کے اندر ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں اور ساری دنیا کو یہ چیلنج ہے۔ لیکن اس لئے نہیں کہ اس سے میری کوئی بزرگی یا آپ کی کوئی بزرگی ثابت ہو بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت انسان پر ظاہر ہو اسی لئے یہ سارا انتظام کیا گیا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اب ہر دو جہان، یہ دنیا اور دوسری دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ساری کائنات ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے لولاک لما خلقت الافلاک لیکن بعثت نبوی کے ساتھ ایک عقلمند انسان پر علیٰ وجہ البصیرت یہ ثابت ہو گیا کہ یہ کائنات واقعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر کسی میدان میں بھی کوئی شخص نہیں ٹھہر سکتا اس قدر عظمت ہے آپ کی

لیس

## اپنے مقام کو پہچانو

اور دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں بھی اور مجھے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خادم بننے کی توفیق عطا کرے تا کہ مہدی علیہ السلام کی بعثت کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو اور نوع انسانی اسلام کے آخری غلبہ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور ایک خاندان بن جائے آمین؛

## درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب چرگاؤں ضلع جھانسی نے تحریر فرمایا ہے کہ بعض شر پسند عناصر انہیں تنگ کرنے کے درپے ہیں۔ ان کے شر سے محفوظ رہنے اور جملہ نیک مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال

# صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکر الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

۴۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں :۔

(الف) ربنا افرغ علینا صبراً و ثبت اقدامنا
وانصرنا علی القوم الکافرین

(ب) اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم
ونعوذ بک من شرورھم

۱۔ تسبیح و تحمید :۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

درود شریف :۔ اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد

استغفار :۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

## اعلانات نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ ۴ ر دسمبر ۷۷ء بروز اتوار موگرال جماعت کے ایک دوست مکرم محمد حسن صاحب کے گھر میں دو نکاحوں کی تقریب عمل میں آئی جس میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی احباب نے حصہ لیا محترم جناب مولوی ابو الوفا صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا۔

(۱) مکرم محمد حسن صاحب کے بیٹے جناب کے بشیر احمد صاحب بی اے کا نکاح زاہدہ صاحبہ بنت جناب ایم پی مصطفیٰ صاحب کے ساتھ اور

(۲) جناب ایم محی الدین صاحب مرحوم کے بیٹے جناب شرف الدین صاحب کا نکاح بی رفیقہ صاحبہ بنت مکرم محمد حسن صاحب کے ساتھ۔ نکاح کے بعد رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی چنانچہ برات شام کو کوڈالی کے لئے روانہ ہوئی اس موقعہ پر محمد حسن صاحب کی طرف سے اور کوڈالی میں ایم پی مصطفیٰ صاحب کی طرف سے تمام احباب کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں رشتوں کو بابرکت بنائے اور جانبین کو دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے آمین؛

محمد حسن صاحب نے اس خوشی میں درویش فنڈ میں مبلغ ۲۰ روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار : صدیق اشرف عفی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موگرال

## دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ راٹھ ضلع ہمیرپور یوپی سے بذریعہ اکرام محمد صاحب احمدی یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ مکرم وحید الحسن صاحب احمدی آف راٹھ مورخہ ۶ ر جنوری ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جملہ احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد

تقاریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۷ء

دوسری قسط

# ہستی باری تعالےٰ

## اللہ تعالےٰ کی صفت متکلم کی روشنی میں

از محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی ایچ ڈی حیدرآباد

### اللہ تعالےٰ کا آنحضرت صلعم کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ

ایک طرف کلام الٰہی کا سلسلہ اپنی وسعت اور کثرت کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے تو دوسری طرف وہ اپنی کیفیت کے لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کی ہستی پر بیّن دلیل ہے۔ وید اور بائیبل اور قرآن مجید میں جو علم و حکمت کی باتیں اور پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں وہ ہمیں ایک عظیم الشان ہستی کی طرف توجہ دلاتی ہیں حضرت بانیٔ اسلام پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خدا تعالےٰ کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل ہوا اس کی تو کوئی نظیر ہی نہیں قرآن مجید جیسا پیارا کلام صادر ہونا اس ہمکلامی کا واضح ثبوت ہے۔ قرآن مجید کا ہر لفظ خدا کا کلام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں ؎

کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے

نیز فرماتے ہیں ؎

شکر خدائے عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں
وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اس سے خدا کا چہرہ نمودار ہو گیا
شیطاں کا مکر و وسوسہ بےکار ہو گیا
وہ رہ جو ذات عزّ و جل کو دکھاتی ہے
وہ رہ جو دل کو پاک و مطہّر بناتی ہے
وہ رہ جو یار گمشدہ کو کھینچ لاتی ہے
وہ رہ جو جامِ پاک یقیں کا پلاتی ہے
وہ رہ جو اس کے ہونے پہ محکم دلیل ہے
وہ رہ جو اس کے پانے کی کامل سبیل ہے
اس نے ہر اک کو وہی رستہ دکھا دیا
جتنے شکوک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا
قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

قرآن مجید نے بار بار بے مثل و مانند ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور چیلنج دیا ہے کہ اگر کسی کو شبہ ہو کہ وہ خدا کا کلام نہیں تو وہ اس کی مثیل پیش کرے۔ کیا بلحاظ اپنی فصاحت و بلاغت کے اور کیا بلحاظ اپنے علم و حکمت کے کیا بلحاظ اپنی پُرعظمت پیشگوئیوں کے اور کیا بلحاظ اپنے پاکیزہ آثار کے کلام پاک کا کوئی ثانی نہیں قرآن مجید فرماتا ہے:۔

قل لئن اجتمعت الانس
والجن علی ان یأتوا بمثل
ھذا القرآن لا یأتون
بمثلہ ولو کان بعضھم
لبعض ظھیرًا (۸۹:۱۷)

تو انہیں کہہ کہ اگر تمام انسان بھی اور جن بھی (یعنی بڑے لوگ بھی) اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہوں تو پھر بھی وہ اس کی نظیر نہیں لا سکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

ایسے بے مثل و مانند کلام کا وجود جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر زبردست دلیل ہے۔

### فرعون کی لاش کے بچائے جانے کی پیشگوئی

قرآن مجید بے شمار پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے جو ایک عالم الغیب خدا کی طرف سے نشان دہی کر رہی ہیں۔ میں مثال کے طور پر اس وقت قرآن مجید کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید فرماتا ہے

وجاوزنا ببنی اسرائیل
البحر فاتبعھم فرعون
وجنودہ بغیًا وعدوا حتّی
اذا ادرکہ الغرق قال اٰمنتُ
اَنّہ لا الٰہ الّا الّذی
اٰمنت بہ بنوا اسرائیل
وانا من المسلمین۔
آلئٰن وقد عصیت قبل
وکنت من المفسدین
فالیوم ننجیک ببدنک
لتکون لمن خلفک
اٰیۃ وان کثیرا من النّاس
عن اٰیٰتنا لغٰفلون
(۱۰: ۹۱-۹۳)

یعنی ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار سلامتی سے اتار دیا اور ان کے بعد فرعون اور اس کا لشکر سرکشی اور دشمنی سے اس کے پیچھے آیا اور پیچھا کرتا چلا گیا یہاں تک کہ اس کے غرق کرنے کے سامان ہم نے کر دیے اس وقت فرعون نے کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ بنو اسرائیل جس خدا پر ایمان لائے ہیں اس کے سوا اور کوئی خدا نہیں تب ہم نے کہا اب تو ایمان لاتا ہے اور اس سے پہلے تو نے خوب فساد بپا رکھا تھا پس اب اس ناقص ایمان کے بدلہ میں ہم صرف تیرے جسم کو نجات دیں گے (تیرا جسم) ہمیشہ کے لئے بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے عبرت کا موجب ثابت ہو اور لوگوں میں سے اکثر ہمارے نشانوں سے غافل رہتے ہیں۔"

فرعون کے جسم کے بچائے جانے کا ذکر قرآن کریم کے سوا دوسری کتب میں نہیں ہے۔ نہ بائیبل میں اس کا ذکر ہے نہ یہودیوں کی تاریخ میں اس کا ذکر خیر ہے اور نہ کسی معروف تاریخ میں اس کا ذکر ہے۔ فرعون کے ڈوبنے کا واقعہ قرآن مجید کے نازل ہونے سے دو ہزار سال پہلے ہو چکا تھا مزید تیرہ سو سال گذر جانے کے بعد گذشتہ صدی میں فرعونِ موسیٰ کی ممی مل گئی جس سے معلوم ہوا کہ ڈوبنے کے بعد اس کی لاش ضائع نہیں ہوئی تھی بلکہ بچا لی گئی تھی اسے محفوظ کیا گیا تھا اور وہ محفوظ کر دی گئی تھی ہو سکتا تھا کہ محفوظ کرنے کے باوجود ان بہت سے تغیرات میں جو مصر میں ہوئے فرعونِ موسیٰ کی لاش ضائع ہو جاتی مگر ایسا نہیں ہوا۔ اور اب قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا ہے۔ چھوٹے قد کا دُبلا پتلا ایک شخص ہے جس کے چہرہ سے حماقت اور غضب دونوں قسم کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ کجا وہ زمانہ اور کجا یہ زمانہ خدا تعالیٰ نے اس کے جسم کو نہ صرف بچایا بلکہ پچھلوں کے لئے اسے عبرت کا موجب بنانے کے لئے اس کی لاش کو اس وقت تک محفوظ رکھا ہے۔ خیال تو کرو کہ ایک واقعہ کا ذکر قرآن مجید فرماتا ہے جو دو ہزار سال پہلے ہو چکا ہے اور اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتلا دیتا ہے جس کی صداقت مستقبل بعید میں ایک ہزار سال سے زیادہ عرصہ گذر جانے کے بعد معلوم ہوتی ہے کیا یہ بات اس کا ثبوت نہیں کہ ایک عالم الغیب ہستی موجود ہے ؎

کوئی شے نظر سے نہیں اس کی مخفی
بڑی سے بڑی ہو کہ چھوٹی سے چھوٹی

قرآن مجید فرماتا ہے:۔

افلا یتدبّرون القرآن
ولو کان من عند غیر اللہ
لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا
(۴: ۸۳)

پس کیا وہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اور نہیں سمجھتے کہ اگر وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ یقینًا اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔

قرآن مجید کی پیشگوئی کا سچ نکلنا اس بات کا ثبوت ہے کہ ایک خدا موجود ہے جو اپنے محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرتا تھا۔

### چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی

اسلامی لٹریچر میں قرآن مجید کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو اہمیت حاصل ہے اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے اللہ تعالےٰ سے علم غیب پانے کی ایک مثال پیش کرتا ہوں قرآن مجید فرماتا ہے۔

عٰلم الغیب فلا یظھر
علیٰ غیبہ احدًا الّا من
ارتضیٰ من رسول
(۷۲: ۲۷-۲۸)

غیب کا جاننے والا وہی ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کے لئے پسند کر لیتا ہے (یعنی وہ اس کو کثرت سے علومِ غیبیہ بخشتا ہے)"

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی کثرت سے علم غیب عطا فرمایا تھا احادیث میں موجودہ زمانہ کے حالات کا اتنا تفصیلی نقشہ موجود ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے آپ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جب کہ لوگ

ہو جائیں گے تو وہ ان کی ہدایت کے لئے ایک مہدی کو مبعوث کریگا اور اس کے ذریعہ سے لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان کی نعمت حاصل کریں گے۔ احادیث میں مہدی کے زمانہ کے تعلق سے بڑی پیشگوئیاں ہیں ان میں سے ایک اب میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں آنے والے مہدی کے بارے میں یہ علامت بیان فرمائی تھی:۔

"اِنّ لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ لم تکونا منذ خلق۔"

(دارقطنی جلد اول صفحہ ۱۸۸)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینے میں چاند کو اس کی پہلی رات میں گرہن لگے گا۔ (یعنی تیرھویں تاریخ میں کیونکہ چاند کے گرہن کے لئے خدائی قانون قدرت میں تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تواریخ مقرر ہیں) اور سورج کو اس کے درمیانی دن میں گرہن لگے گا۔ (یعنی اسی رمضان کے مہینے میں اٹھائیسویں تاریخ کو کیونکہ سورج گرہن کے لئے قانونِ قدرت میں ستائیس، اٹھائیس اور انتیس تواریخ مقرر ہیں)

یہ علامہ دارقطنی کی حدیث ہے، جو بلند پایہ کے محدث تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث کی صحت کے متعلق مفصل بحث اپنی تصنیف تحفہ گولڑویہ میں فرمادی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان اور بے نظیر پیشگوئی کو امت محمدیہ کے بزرگ اپنی کتابوں میں پیش کرتے آئے ہیں۔ احمدیہ پاکٹ بک مصنفہ محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم میں حوالے درج ہیں۔

قرآن شریف میں بھی اس نشان کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"وخسف القمر وجمع الشمس والقمر" (۷۵: ۹-۱۰)

یعنی چاند کو گرہن لگے گا اور اس گرہن میں سورج بھی چاند کے ساتھ شامل ہوگا۔ یعنی اسے بھی اسی مہینہ میں گرہن لگے گا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر ۱۸۹۱ء میں دنیا میں یہ اعلان فرمایا کہ میں موعود مہدی ہوں۔ اور آپ نے اپنے دعویٰ کی صداقت کے لئے عقلی اور نقلی دلائل اور آسمانی تائیدات اور پیشگوئیاں پیش کیں۔ مگر وقت کے علماء نے آپ کے دعویٰ کو جھٹلایا اور آپ کو دجال اور کذاب کہا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر یہ آسمانی نشان دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۱۸۹۴ء بمطابق ۱۳۱۱ھ میں معینہ تاریخوں پر رمضان المبارک میں چاند اور سورج کو گرہن ہوا یہ نشان دو مرتبہ ظاہر ہوا اوّل ۱۸۹۴ء میں مشرقی دنیا نے دیکھا اور پھر ۱۸۹۵ء میں امریکہ نے دیکھا اور دونوں مرتبہ انہی تاریخوں میں ہوا جس کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے۔ ۱۸۹۴ء میں چاند گرہن ۲۱ر مارچ (۱۳ر رمضان المبارک) بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات کو ہوا اور سورج گرہن ۶ر اپریل (۲۸ر رمضان المبارک) جمعہ کے روز ہوا۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے تحدی کے ساتھ مدلل طور پر حلفیہ بیانات اور انعامی چیلنجوں پر مشتمل اپنے اشتہارات اور تصنیفات میں بار بار اس نشانِ آسمانی کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت آدم سے لے کر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی کسی نے نہیں کی اور یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے (۱) یعنی چاند گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا (۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا (۳) تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا (۴) چوتھے مدعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی ہو۔ پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار ہے تو دنیا کی تاریخ میں سے اس کی نظیر پیش کرو۔ اور جب تک نظیر نہ مل سکے تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں سے اوّل درجے میں ہے جن کی نسبت آیت فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احدا کا مضمون صادق آسکتا ہے کیونکہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم سے آخر تک اس کی نظیر نہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

اور فرمایا:۔

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جب کہ مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب بلکہ کافر رکھا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہوکر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۳)

اس وقت علم ہئیت بڑی ترقی کر چکا ہے اور حسابات کرکے سالوں کے بعد آنے والے گرہنوں کی تفصیل بتادی جاتی ہے۔ کسی گرہن کے لئے حسابات کرکے انگریزی مہینہ کی تاریخ بتلانا آسان ہے۔ بہ نسبت اسلامی مہینہ کے دن کے کیونکہ اسلامی قمری مہینہ کا دن اُس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ چاند لوگوں کو نظر آجائے۔ ہم جانتے ہیں کہ کئی دفعہ ہم قبل از وقت یہ یقین نہیں کرسکتے کہ یکم رمضان کون سے روز ہوگا یا عید کس روز ہوگی کیونکہ چاند نظر آنے کا انتظار رہتا ہے۔ ہم کئی دفعہ ایک دوسرے سے پوچھتے پھرتے ہیں۔ کہ کیا چاند نظر آیا۔ رمضان کل سے شروع ہوگا یا پرسوں سے؟ جب یہ درست ہے کہ یکم رمضان کا تعین ہم کئی دفعہ قبل از وقت نہیں کرسکتے تو یہ بھی درست ہے کہ ہم رمضان کی دوسری تاریخوں کا بھی قبل از وقت تعین نہیں کرسکتے۔ یہ کتنا بڑا کمال ہے کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ صد سال قبل اس گرہن کی تاریخوں کا بھی اعلان فرمادیا۔ جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد جلد ہی ہونے والا تھا۔ وہ اللہ ہی تھا جس نے آپ کو بتادیا تھا۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ چاند گرہن زمین کے بڑے حصہ سے نظر آتا ہے لیکن سورج گرہن محدود علاقہ سے نظر آتا ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سورج گرہن تو ہوتا ہے لیکن وہ صرف سمندر کے کسی علاقہ سے یا ایسے علاقہ سے جہاں آبادی بہت کم ہو گرہن نظر نہیں آتا ہے لیکن اس پیشگوئی کے مطابق جو گرہن ہوا وہ بڑی آبادی والے علاقوں سے دیکھا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے صحابہؓ کے ساتھ اس گرہن کا ملاحظہ فرمایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دانی کا کوئی دعویٰ نہیں تھا۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

"قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ" (۶: ۵۱)

یعنی اے ہمارے رسول تو یہ اعلان کردے کہ مجھے دعویٰ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خزائن میرے پاس ہیں اور نہ ہی میں غیب کو جانتا ہوں اور نہ ہی میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔

نیوٹن نے قوت کشش کا قانون ۱۷ویں صدی عیسوی میں معلوم کیا تھا اس سے قبل علم ہئیت کے باریک حساب ممکن نہ تھے۔ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو امی اور ان پڑھ تھے کا سخت تاریکی اور جہالت کے زمانہ میں ایسی پیشگوئی کرنا جو تیرہ صد سال کے عرصے کے بعد صفائی سے پوری ہو انسانی طاقت اور علم اور فہم سے بالا ہے اور اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ ایک عظیم قدرتوں والی اور علم والی ہستی موجود ہے جو صداقت کا بول بالا کرتی ہے۔ اُس کو ہم اللہ کہتے ہیں۔

Wienur کے پروفیسر Oppolzer نے ایک ضخیم کتاب ۱۸۸۷ء میں تیار کی تھی جس کا نام Canon der Finsternisse ہے جس میں انہوں نے ہزاروں سورج اور چاند گرہن کی تفصیل دی ہے۔ سورج گرہن کے اقسام ہوتے ہیں۔ جو زیادہ شدید قسم کے گرہن ہیں۔ جنہیں انگریزی میں annular یا central کہتے ہیں اُن کو انہوں نے map دے کر بتایا ہے۔ ۱۸۹۴ء رمضان والا سورج گرہن کو بھی انہوں نے map کے ذریعہ بتایا ہے ۱۹۶۲ء میں اس کتاب کا ایڈیشن نیویارک سے Canon of Eclipses کے نام سے Dover Publications نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کی ایک کاپی عثمانیہ یونیورسٹی کی شعبۂ ہئیت کی لائبریری میں بھی ہے۔ جسے دیکھا جاسکتا ہے۔ (باقی)

# اخبارِ قادیان

★۔ محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ تاحال گورو تیغ بہادر ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہیں موصوف کو بندشِ پیشاب کی تکلیف شدید ہوگئی تھی مورخہ ۱۲/۲ کو اپریشن ہوا اور مثانہ کے اندر کے غدود نکال دئے گئے یہ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ اور اس وقت نالی کے ذریعہ پیشاب نکالا جا رہا ہے احباب محترم موصوف کی صحت و سلامتی اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

★۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کی اہلیہ محترمہ کو پتہ کی تکلیف چلی آرہی تھی جس کے باعث امرتسر ہسپتال میں معائنہ کرایا گیا ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب موصوفہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

★۔ مورخہ ۱۲/۲ و مورخہ ۱۹/۲ کو علی الترتیب صداقت گروپ و امانت گروپ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے جس میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم، منیر احمد صاحب حیدرآبادی، فاروق احمد صاحب نیّر اور سید بشارت احمد صاحب نے تقاریر کیں۔

★۔ مورخہ ۱۶/۲ کو مکرم چوہدری بدرالدین صاحب [illegible] انجمن احمدیہ قادیان اہل و عیال واپس قادیان تشریف [illegible] پاکستان جاتے ہوئے اُنکی جیپ اُلٹ گئی تھی۔ اور ان کو چوٹیں آئیں [illegible] عامل صاحب کے جسم پر چوٹوں کا تاحال اثر باقی ہے، احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں [illegible]

★۔ مکرم اسلم زاہد صاحب آف ماریشس مورخہ ۱۶/۲ کو زیارت مقامات [illegible] قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۷/۲ کو واپس تشریف لے گئے۔

# ورکلا (کیرالہ) میں منعقدہ
## عالمی مذہبی کانفرنس میں کامیاب تقریر ۔ وسیع تبلیغ اسلام

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس نزیل ورکلہ

کیرالہ میں ہندوؤں کی پست اقوام کو اُبھارنے اور ان کے احساسِ کمتری کو دور کر کے اُن کو نئی زندگی دینے کے لئے اُن ہی میں سے، ایک مصلح شری نارائن گورو سوامی نے ایک تحریک شروع کی تھی۔ اس تحریک نے ہندوؤں میں سے چھوت چھات اور اُن میں رائج فرقہ وارانہ جذبات کو دور کرنے کے لئے بہت کوشش کی ہے۔ شری نارائن گورو سوامی کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام اور اس کی عالمگیر امن بخش تعلیمات سے بہت ہی متأثر تھے۔

ان کی قائم کردہ اس تحریک کی طرف سے ہر سال کیرالہ کے مختلف علاقوں میں محدود پیمانے پر مذہبی کانفرنس ہوا کرتی تھیں۔ لیکن امسال بہت ہی وسیع پیمانے پر ورکلہ کے علاقہ شوگری میں ایک عالمی مذہبی کانفرنس مورخہ ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ دسمبر کو منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں سکھ ۔ جین ۔ عیسائی ۔ اسلام ۔ بہائی اور ہندو مذہبوں کے نمائندگان کو مدعو کیا گیا تھا۔ لیکن عجیب اتفاق ہے کہ مسلمانوں نے کانفرنس والوں کی دعوت کو مسترد کیا ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ ایسی مذہبی کانفرنسوں میں اسلام کی صحیح نمائندگی کرنے کی توفیق جماعتِ احمدیہ کو ہی حاصل ہو۔

اس کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کے کنوینر ایڈووکیٹ سندر لال نے دوران گفتگو یہاں کے مسلمانوں کے عدم تعاون کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ چند ماہ قبل اس تحریک کی طرف سے مسلم علماء کے سامنے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ ہم اپنی جگہ پر سیرت النبی صلعم کا ایک جلسہ منعقد کرنا چاہتے ہیں ۔ اس جلسہ میں تمام مقررین مسلمانوں کی طرف سے ہی ہونگے ۔ اور پورے اخراجات یہ تحریک برداشت کریگی ۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہندوؤں کو حضرت محمد صلعم کی سیرت وسوانح اور اسلام کی تعلیمات کا علم ہو ۔ لیکن ان مسلمانوں نے صاف انکار کیا تھا۔

چنانچہ اس کانفرنس کے منتظمین کی طرف سے مکرم خضر محی الدین صاحب آف میلاپالیم کے ذریعہ اس کانفرنس میں شرکت کرنے کی جماعت احمدیہ کو دعوت دی گئی ۔ چونکہ اس عالمی کانفرنس کی کارروائیاں انگریزی میں ہونی تھی اس لئے اسلام کے بارے میں انگریزی میں ایک مقالہ پڑھے جانے کو کہا گیا ۔ نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان کی ہدایت کے مطابق اس کانفرنس میں پڑھنے کے لئے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس نے فضائل اسلام پر ایک مقالہ تیار کیا ۔ نظارت تبلیغ کی ہدایت کے ماتحت اس کانفرنس میں شرکت کرنے اور مختلف تبلیغی سرگرمیوں کو سرانجام دینے کے لئے کالی کٹ سے مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرالہ مکرم خضر محی الدین صاحب کے ہمراہ دو روز قبل ہی یہاں پر تشریف لے آئے ۔

چونکہ اس علاقہ میں کہیں جماعت احمدیہ قائم نہیں ہے ۔ اس لئے جماعت ہائے پینگاڈی ۔ کالی کٹ ۔ موگرال اور کرونا گپتی سے چند مستعد خدام تشریف لے آئے ۔ میلاپالیم سے مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ بھی آئے ہوئے تھے ۔

### مذہبی پارلیمنٹ

مورخہ ۲۹ دسمبر کو صبح ۱۰ بجے شری نتیہ چیتنیہ یتی ۔ (Nitya Chaitanya Yati) کی صدارت میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی ۔ کانفرنس سے قبل خاکسار ۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب اور مکرم مولوی محمد علی صاحب نے قرآن کریم کی مختلف سورتوں میں سے بعض حصے سنائے اس کے بعد ایک عیسائی پادری نے یوحنا کا ایک حصہ اور ایک سوامی جی نے وید میں سے بعض شلوک سنائے ۔

سوامی برہمانندجی نے خطبہ استقبالیہ میں کہا کہ ۔ ایسی کانفرنس موازنۂ مذاہب کے علاوہ مختلف مذاہب کے درمیان رواداری پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں ۔ ہمارا ہندوستان جمہوریت پر حامل حکومت ہے ۔ لیکن اس کے معنے یہ نہیں کہ انسان مذہب سے بالکل روگردانی کرے ۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان میں ہر ایک مذہب کو یکساں حق حاصل ہے ۔

شری نتیہ چیتنیہ کی صدارتی تقریر کے ساتھ مضامین کا سلسلہ شروع ہوا ۔ ہر مضمون کے پڑھے جانے کے بعد اس پر سوال وجوابات اور بحث کرنے کی بھی اجازت دی گئی تھی ۔

اس اجلاس کی پہلی نشست میں سکھ مذہب اور بدھ مذہب کے متعلق ڈاکٹر گوروچرن سنگھ آرسی ڈائریکٹر آف کرسپونڈنس کورس پنجاب یونیورسٹی پٹیالہ اور ڈاکٹر پی ۔ کے بورے بمبئی سید معارتھ کالج پرنسپل نے اپنا اپنا مضمون پڑھ کر سنایا سکھ مذہب کے بارے میں مضمون سنائے جانے کے بعد اس پر بحث کے دوران ایک شخص نے شری گورونانک جی کی کعبۃ اللہ میں زیارت کے سلسلہ میں ایک ایسی بات کہی جس سے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں غلط فہمی پیدا ہوتی تھی ۔ مکرم نوجوان صاحب نے اس غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے اسلام کی مدافعت کی ۔ اس کا سامعین پر بہت اچھا اثر رہا الحمد للہ ۔

بعد دوپہر ۲ بجے کی دوسری نشست میں جین مذہب ۔ عیسائیت ۔ اسلام ۔ بہائی اور ہندو مذہب کے بارے میں علی الترتیب ڈاکٹر جگدیش چندر جین ۔ ڈاکٹر یعقوب کوشی ۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ۔ شری داسو دیوان اور پروفیسر ایم ۔ ہری ہر اشاستری نے اپنا اپنا مضمون پڑھ کر سنایا ۔

### مکرم نوجوان صاحب کی تقریر

مکرم نوجوان صاحب نے اپنے مضمون میں بتایا کہ آج دنیا میں مختلف قسم کی تحریکات اور ازم دنیا کے مسائل کے حل کے لئے نظر آرہی ہیں لیکن ان ازموں سے بجائے نئے نئے مسائل کے پیدا ہونے کے کوئی فائدہ نظر نہیں آرہا ۔ اسلام جو بین الاقوامی تعلیمات کا حامل ہے اور زمان ومکان کے قیود سے بہت ہی بلند ہے تاقیامت آنے والے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے ۔

دورانِ تقریر انہوں نے بتایا کہ اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے سب سے پہلے ایک رب العالمین خدا کا تصور پیش کیا ہے ۔ حالانکہ ہر مذہب نے اپنے لئے الگ الگ خدا تراشا ہے اور اس کی پرستش کرنا شروع کیا تھا ۔

آپ نے بتایا کہ اسلام بہت ہی وسیع النظر اور قیامت تک رہنے والا زندہ اور پائیدار مذہب ہے جس میں انسان کی جسمانی روحانی، ذہنی، عقلی، اقتصادی، تہذیبی، تمدنی تمام ترقیات کے لئے رہنمائی پائی جاتی ہے ۔

آپ نے دوران تقریر حضرت رسول کریم صلعم کی سادہ زندگی غریب پروری اور اسوۂ حسنہ کے بارے میں آپؐ کی زندگی کے چند چیدہ چیدہ حالات وواقعات بیان کئے آخر میں آپ نے اس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کی تعلیمات پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالی ۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے صدر مجلس کی خدمت میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور بعض دیگر کتب بطور تحفہ پیش کیں جنہیں شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا ۔

خدا کے فضل وکرم سے سارا دن مختلف مذاہب کی نمائندگی کرتے ہوئے مضامین پڑھنے والے سکالروں سے بہترین ماحول میں تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ حاصل ہوا ۔ ان میں سے ہر ایک کو کتابوں کا ایک ایک set پیش کیا گیا ۔ نیز وسیع پیمانے پر ملیالم اور انگریزی میں لٹریچر تقسیم کیا گیا ۔

جلسہ گاہ کے قریب ہی جماعت کی طرف سے ایک بک سٹال لگایا گیا جہاں سے قیمتاً اور مفت کتابیں تقسیم ہوتی رہیں ۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ہمارے بک سٹال میں ہمیشہ ہجوم رہتا تھا ۔

مکرم نوجوان صاحب کی تقریر کا خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا ۔ ... سوامی نتیانند نے خاص طور پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور تقریر پر اپنی خوشنودگی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میں جماعت احمدیہ کو ذاتی طور پر جانتا ہوں ۔ اور میرا یہ یقین ہے کہ مکرم نوجوان صاحب نے جو کچھ یہاں کہا ہے وہ صرف ہمیں خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ دل کی گہرائی سے کہا ہے ۔ جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے رو سے تمام پیشوایانِ مذاہب پر ایمان اور اُن کا احترام ضروری ہے ۔ بہر حال یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے کہ عام طور پر یہ تأثر ہے کہ اسلام کے بارے میں جو مضمون سنایا گیا ہے وہ دیگر تمام مضامین پر حاوی ہے ۔ الحمد للہ ۔

نوٹ :۔ نظارت تبلیغ مکرم نوجوان صاحب، مکرم مولوی ابوالوفاء صاحب اور مکرم خضر محی الدین صاحب اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہے ۔ جنہوں نے اس تبلیغی موقعہ سے فائدہ اُٹھایا ۔ اور اسی طرح اُن تمام خدام کا بھی جنہوں نے اس تبلیغی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے بہت محنت کی ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان ۔

# اظہار تعزیت

یہ خبر قادیان میں بڑے افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ جماعت احمدیہ کے ہمدرد جناب سیٹھ روشن لال صاحب سابق جنرل منیجر جے ہند پرنٹنگ پریس وروزنامہ پرتاپ وویر پرتاپ جالندھر کا انتقال ہو گیا ۔ ان کا سلوک جماعت احمدیہ سے بڑا قابل قدر رہا لٹریچر کی طباعت کا موقعہ ہو یا اخبار بدر کی طباعت کا موقعہ، موصوف نے جماعت کے نمائندگان سے بہترین تعاون فرمایا اور مثالی حسن سلوک کا مظاہرہ کیا ۔ ایسے اچھے دوست کا اس جہان سے اُٹھ جانا دلی رنج کا باعث ہے ۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کو اپنے بزرگ کی وفات پر صبر کی توفیق دے اور اُنہیں اُن کے اچھے نمونہ پر چلائے آمین ۔

انکشافات

# متنازعہ فیہ مذہبی کتاب کناڈا میں برائے فروخت

از چارلس وِلکنسن ◉ ترجمہ از محترم قریشی منظور احمد صاحب سوز ایم۔ اے۔ ناظر تعلیم قادیان

سات علماء دین کی وہ کتاب جو حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کو چیلنج کرتی ہے اور جس نے انگلینڈ میں اختلافات کو جنم دیا تھا اب کناڈا کے اسٹوروں پر تقسیم و فروخت ہو رہی ہے یہ "تجسیم خداوندی کا افسانہ" نامی کتاب ہے۔ اس کے چھ مصنفین چرچ انگلستان کے پیرو ہیں۔ اور اس کے مدیر جناب ڈاکٹر جان ہک۔ برمنگھم یونیورسٹی انگلینڈ میں پروفیسر اور دی یونائیٹیڈ رفارم چرچ کے ممبر ہیں۔ ابتداءً یہ کتاب ایس۔سی۔ایم پریس میں طبع ہوئی تھی۔ اور اب دی۔جی۔آر۔ ویلک کمپنی آف ٹورنٹو کے ذریعہ کناڈا میں مبلغ ۸۵ء۷ ڈالر میں فروخت کی جا رہی ہے۔

یہ سات مصنفین جو تین سال کے عرصہ میں پانچ مرتبہ تبادلۂ خیالات کے لئے جمع ہوئے تھے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اکثر لوگ ان کے اس کارنامہ کو منفی و تخریبی قرار دیں گے۔ حالانکہ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کے نفسِ مضمون میں کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ کم از کم انگلینڈ میں تو تجسیمِ خداوندی کے روایتی عقیدہ کو عرصہ سے فرسودہ اور عقلی تجزیہ سے محروم اور ناقابلِ اعتراض مجموعہ الفاظ تصور کیا جاتا ہے۔

یہ لوگ گذشتہ صدی کی اہم نظریاتی تبدیلیوں کا بھی حوالہ دیتے ہیں۔ یعنی نظریۂ ارتقاء کی قبولیت اور یہ بھی کہ بائیبل مختلف حالات میں مختلف انسانوں کے ذریعہ تحریر ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے اس کو خدا کی لفظی وحی نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ لوگ اب ایک دیگر اہم مذہبی تغیر کے دعویدار ہیں۔ جو حضرت مسیح کو (ایکٹ ۲۲۔۲ کے بموجب) خاص الٰہی تقدیر اور منشاء کے مطابق خدا کا مقبول اور برگزیدہ بندہ کے طور تسلیم کرتا ہے۔ ان مصنفین کا کہنا ہے کہ (حضرت) مسیح یعنی مقدس تثلیث کے دوسرے رکن کی حیات انسانی میں خدائی تجسیم بعد کا تصورِ افسانوی اور شاعرانہ اندازِ بیان ہے۔ جو ہمارے لئے ان کی اہمیت کی خاطر ہے۔

میرے اپنے جائزہ کے بموجب یہ کتاب "خدا کی موت" اور "مخلص بہ خدا" مصنفہ ڈاکٹر جان۔ ٹی۔ اے۔ رابنسن سابق بشپ وُول وچ انگلینڈ کی حالیہ اشاعت سے بھی زیادہ اور دیرپا اور گہرا اثر چھوڑے گی۔

"ڈاکٹرن کمیشن" اور چرچ آف انگلینڈ کے چیرمین اور گرائسٹ چرچ، انگلینڈ کے الٰہیات کے نامزد پروفیسر "عیسائیت بغیر تجسیم خداوندی" میں دعویٰ کرتے ہیں کہ صحائف میں مسیح کی تجسیم خداوندی کو اصل اور مکمل معنوں میں براہِ راست پیش نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ عمارت ان میں نظر آنے والی رنگا رنگ شہادتوں پر استوار و ایستادہ کی گئی ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ نئے عہدنامہ کے مصنفین سیدھے سادے راوی ہی نہ تھے بلکہ مفسرین اور مترجمین بھی تھے۔ اور بالخصوص جبکہ وہ ان (یعنی حضرت عیسیٰ) کے بارہ میں بحیثیت ابن آدم اور مسیحا کے زبان کھولتے ہیں۔.... ابتداء "تجسیم خداوندی" اُن متعدد طریقہائے اظہار میں سے ایک ذریعۂ اظہار تھا جس میں ابتدائی عیسائیوں نے مسیح کا تصور باندھا۔ اور ان کی (بزرگی) کا اظہار کیا۔ لیکن ان کے سلسلہ میں بعد میں اُن میں سے یہی ایک اندازِ فکر و اظہار چرچ کا عقیدہ بن گیا۔

برمنگھم یونیورسٹی کی نئے عہدنامہ کی لیکچرار فرانسس ینگ۔ اس روش کی مخالفت میں بحث کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہر شے کو مسیح کی تجسیم خداوندی کے تصور کی قبولیت کے تابع کر دینا اور مسیح کے دیگر تاثرات سے روگردانی کرنا حالانکہ وہ بھی اہمیت و واجبیت کے یکساں امکانات رکھتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ قرونِ اُولیٰ کے عیسائی ایسی دُنیا میں بستے تھے جہاں رُوحانی اور ملکوتی ہستیوں کی آمد غیر متوقع نہ تھی۔ اور مافوق الفطرت امور کا ظہور بھی بلا چون و چرا تسلیم کر لیا جاتا تھا۔ لیکن اب مغرب کی موجُودہ سائنسی دُنیا میں اکثر افراد مافوق الفطرت اُمور کی دُنیاوی امور میں دخل اندازی کو ناقابلِ یقین خیال کرتے ہیں۔

وہ کہتی ہیں کہ "خدا مساوی بہ عیسیٰ" کی سادہ تعدیل عیسائیت کے روایتی دعویٰ سے بعید ہے۔ اور اس سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔ خدا کو بہمہ صفات انسانی تجسیم میں لے آنا واقعی ناقابلِ قیاس ہے۔ وہ یہ تو تسلیم کرتی ہیں کہ وہ (حضرت) عیسیٰ کے وجود میں خدا کو مشاہدہ کر سکتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ (حضرت) عیسیٰ کے وجود سے اپنی ہستی کا اقرار کرا سکتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ تجسیم خداوندی کے حقیقی و لفظی معنوں کے بغیر ہی ممکنات میں سے ہے...... وہ حاضرینِ چرچ کے اِجتماع میں رائے زنی کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ (حضرت) عیسیٰ کے دیگر تاثرات کی بوقلمونیت کا یہ عالم جیسے نشانِ ابہام۔

ایمینوُل کالج، کیمبرج کے ڈین اور الٰہیات کے یونیورسٹی لیکچرار جناب ڈین کَپٹ کہتے ہیں کہ کسی فردِ واحد میں الوہیت و انسانیت کے اجتماع کا دعوے (خود حضرت) عیسیٰ کے پیغام کو مسخ کر دیتا ہے۔ (حضرت) مسیح کی براہِ راست پرستش کرنے کا طریق بہ مقابلہ اُن کے توسط سے خدا کی پرستش کرنا بالکل مختلف ہے۔ اور اس کی ابتدا چوتھی صدی عیسوی میں ہوئی تھی۔ اور پھر آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔

ھکس کہتے ہیں کہ (حضرت) مسیح کا بیٹے کی تجسیم میں خدا ہونا حقیقی و لفظی معنوں میں درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کوئی حقیقی اور لفظی معنی نہیں رکھتا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ (حضرت) مسیح ہمارے درمیان ہماری نجات کے شفیع منتخب اور اس اعتبار سے ہی وہ ہم سے اعلیٰ و ارفع ہیں۔ عیسائیت کا دیگر مذاہب سے مقابلہ کرتے ہوئے ھکس کہتے ہیں کہ "اگر (حضرت) مسیح حقیقی معنوں میں "تجسیم خداوندی" کا مظہر ہیں۔ اور ان ہی کی موت کسی انسان کی نجات کا ذریعہ ہے تو دائمی حیات کا دروازہ عیسائیت کا عقیدہ قرار پاتا ہے۔ اور اس سے پھر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نسلِ انسانی کی ایک بڑی اکثریت نجات یافتہ نہیں ہے۔ لیکن کیا یہ (عقیدہ) قابلِ یقین ہے کہ تمام نوعِ انسان کا رحیم و کریم خدا یہ مقدر کر چکا ہے کہ وہی انسان نجات پائیں گے جو ایک مخصوص سلسلۂ انسانیت میں پیدا ہوئے ہیں —؟"

## درخواستِ دُعا

محترم محمد اسماعیل صاحب غوری آف یادگیر کی آنکھ کے موتیابند کا آپریشن مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۷۸ء کو حیدر آباد میں کامیاب طور پر ہو گیا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس آپریشن کے بہتر اثرات ظاہر فرمائے اور ہر تکلیف سے انہیں محفوظ رکھے۔ آمین۔

مرزا وسیم احمد۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
Phones:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیڈر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
سکھنیا بازار ۲۹/۴۲ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

# چندہ وقفِ جدید کے اکیسویں سال کا آغاز

وقفِ جدید کے اکیسویں سال کا آغاز ماہ صلح (جنوری) ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء سے ہو گیا ہے۔

تحریک وقفِ جدید کی اہمیت کے بارہ میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ جن کے عہدِ خلافت میں اس تحریک کا آغاز ہوا، فرماتے ہیں :۔

"میرے دل میں چونکہ خدا نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کرونگا اور جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔ (پیغام ۵ رجنوری ۱۹۵۷ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر صدقِ دل سے لبیک کہا اور ہر سال مالی قربانی کرتے آرہے ہیں۔ جس کے نیک نتائج بھی بفضلہٖ تعالیٰ ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس تحریک وقفِ جدید کے بارہ میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :۔

"مَیں جماعت کو دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ وقفِ جدید کے لئے جماعت زیادہ آدمی دے اور اسے جماعت محض وعظ تصور نہ کرے بلکہ وہ ایک سکیم بنائے کہ ہر سال موجودہ معلّمین کے دس یا بیس فی صد دے گی۔ (ب) یہ ہے کہ آپ جو آدمی دیں ان میں کچھ تو صلاحیت ہونی چاہیئے۔ اس وقت معلّمین کا ایک حصّہ ایسا ہے (سب کے متعلق تو میں نہیں کہتا لیکن ایک حصّہ ضرور ایسا ہے) جو یہ سمجھتا ہے کہ ہماری کہیں اور جگہ کھپت نہیں ہو سکتی اس واسطے یہاں آجاؤ۔ اگر اس طرح کے آدمی آئیں تو ہمارا کام کیسے ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ ۷ رجنوری ۱۹۷۲ء)

نیز حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :۔

"مَیں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقفِ جدید کے کام میں بھی جس کی ابتدا یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ ردسمبر کو ہوتی ہے سالِ رواں کے مقابلہ میں آئندہ سال بہت زیادہ حصّہ لے گی۔ اپنی بساط کے مطابق (بہت زیادہ کہنے کے بعد مَیں رُک گیا تھا کہ جماعت تو پہلے ہی ہر کام میں بہت زیادہ حصّہ لے رہی ہے۔ اس واسطے میرا دماغ کھڑا ہوگیا کہ کہیں ضرورت سے زیادہ مطالبہ تو نہیں کر رہا) بہر حال خدا تعالیٰ نے زیادہ دیا ہے۔ آپ کو پتہ بھی نہیں لگے گا۔ اور نتیجہ زیادہ نکل آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور نتیجہ اس سے زیادہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ نے ایاکَ نستعین کی ہماری آج کی دُعا کو قبول کیا۔"

(خطبہ جمعہ ۲۹ ردسمبر ۱۹۷۲ء)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :۔

"پس مَیں نے اعلان کر دیا۔ مَیں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ ۲۰ ہزار اس سال کی نسبت زیادہ دیں۔ مَیں نے یہ اعلان کیا ہے کہ آپ کی دُعا ایاکَ نعبُد والی پہلے موقعوں پر تو قبول ہوئی آج بھی آپ کی دُعا ایاکَ نستعین خدا تعالیٰ کے فضل سے قبول ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی استعدادوں اور قوتوں میں اضافہ کرے گا۔ اور اس اضافہ کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ آپ کی زندگیوں سے بڑھ کر ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ ۲۹ ردسمبر ۱۹۷۲ء)

برادرانِ کرام! اس زمانہ میں خدمتِ اسلام کا بڑا ذریعہ اشاعتِ دین کے لئے چندہ دینا بھی ہے۔ اس لئے عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ خود بھی وقفِ جدید کے چندوں میں اپنی حیثیت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ اور ساتھ ہی اپنے افرادِ خاندان اور احباب کو بھی پر زور تحریک کرکے اس مبارک دینی تحریک میں شامل کریں تاکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے وافر حصّہ پا سکیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

# انتقالِ پُرملال

ہفتہ زیر اشاعت یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ مکرم محترم پروفیسر شاہ شکیل احمد صاحب ایم۔اے۔ پی ایچ۔ڈی۔ (ریٹائرڈ) ہیڈ آف اُردو ڈیپارٹمنٹ گیا یونیورسٹی بتاریخ ۷ رجنوری ۱۹۷۸ء بعمر ۶۲ سال وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم دل کے مریض تھے۔ اچانک فالج کا حملہ ہوا۔ اور اللہ کو پیارے ہوگئے۔ نہایت درجہ قابل اور بہت علم دوست تھے۔ بھاگلپور کے محترم محبوب الحسن صاحب وکیل کے داماد اور مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ناظر بیت المال آمد۔ قادیان کے ہم زلف تھے پسماندگان میں ایک بیوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سب کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

# اعلانِ نکاح

مورخہ ۹ ردسمبر ۷۷ء کو سرلونیا گاؤں میں مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ کٹک نے مکرم ابوالفیض سید ناصر احمد صاحب ولد سید کریم بخش صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی سید مسعود احمد صاحب کٹکی تین ہزار روپے حق مہر کے عوض کیا۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم سید مسعود احمد صاحب کٹکی نے اعانت بدر میں پانچ روپے اور درویش فنڈ میں پانچ روپے۔ اور مکرم سید کریم بخش صاحب نے شادی فنڈ میں پانچ روپے ارسال کئے ہیں۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

خاکسار: سید رشید احمد سونگھڑوی عفی عنہ۔

# ولادتیں

(۱) ۔ مکرم محمد امین صاحب نائک امین لوکل انجمن احمدیہ آسنور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے شادی کے سولہ (۱۶) سال بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دُعا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں ایک جانور ذبح کرکے گوشت تقسیم کیا۔ اور مبلغ چھ (۶) روپے شکرانہ فنڈ میں جمع کرائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے آمین — خاکسار کو کچھ گھریلو پریشانیاں ہیں۔ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور صحت و سلامتی اور دین و دنیا میں فائز المرامی کے لئے احباب کرام کی خدمت میں درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار: ماسٹر عبدالحکیم سیکرٹری مال انجمن احمدیہ آسنور۔ کولگام کشمیر۔

(۲) ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ یکم جنوری ۱۹۷۸ء کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے از راہِ شفقت نومولود کا نام "عباس احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک و خادمِ دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: عبدالمومن کارکن دفتر محاسب قادیان۔

(۳) مکرم محمد صادق صاحب کالابن کوٹلی کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے از راہِ شفقت بچی کا نام "شاہدہ بیگم" رکھا ہے۔ نومولودہ مکرم نور الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کالابن کی نواسی ہے۔ اور مکرم شاہ محمد صاحب کی پوتی ہے۔ احباب بچی کی صحت، و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: صغیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے (مینیجر بدر)